السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جب یہ کہا جائے کہ امام ابن خزیمہ نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے، تو اس کا کیا مطلب ہے؟ کیا وہ اپنی کتاب صحیح ابن خزیمہ میں حدیث روایت کرنے کے بعد ''اس کی سند صحیح ہے'' بھی کہتے ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

امام ابن خزیمہ النیسابوری رحمہ اللہ نے صحیح ابن خزیمہ کے شروع میں فرمایا: ''مختصر المختصر من المسند الصحیح عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم'' (ج ۱ ص ۳)

ان کا اپنی اس کتاب کو المسند الصحیح کہنا، اس کی دلیل ہے کہ کتاب مذکور میں ہر حدیث امام ابن خزیمہ کے نزدیک صحیح ہے، الا یہ کہ وہ کسی روایت کو خود ضعیف کہہ دیں یا کوئی کلام کر کے ضعف کی طرف اشارہ کر دیں۔

حافظ ابن حجر العسقلانی کے استاذ حافظ ابن الملقن نے صحیح ابن خزیمہ کی ایک حدیث کے بارے میں لکھا ہے: ''وصححہ ابن خزیمة ایضا لذکرہ ایاہ فی صحیحہ'' اور ابن خزیمہ نے بھی اس حدیث کو اپنی صحیح میں ذکر کرنے کی وجہ سے صحیح قرار دیا ہے۔ (البدر المنیر ج ۱ ص ۶۱۹)

علمائے کرام اور عام لوگوں کا یہ طریقۂ کار رہا ہے کہ جس حدیث کو امام ابن خزیمہ نے بغیر کسی جرح کے اپنی کتاب: صحیح ابن خزیمہ میں روایت کیا تو وہ کہتے ہیں: اسے ابن خزیمہ نے صحیح کہا ہے یا صحیح قرار دیا ہے۔

مثلاً حدیث: «هو الطهور ماؤه، الحلال ميتته»

''سمندر کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار (مچھلی) حلال ہے۔ (صحیح ابن خزیمہ: ۱۱۱، ۱۱۲) کے بارے میں حافظ ابن حجر نے لکھا ہے: ''وصححہ ابن خزیمة

اور اسے ابن خزیمہ نے صحیح کہا ہے۔ (بلوغ المرام: ۱)

چھوٹے بچے کے پیشاب کے بارے میں ایک حدیث سیدنا ابو السمح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، جسے امام ابن خزیمہ (ج ۱ ص ۱۴۳ ح ۲۸۳) نے روایت کیا ہے۔

اس حدیث کے بارے میں محمد بن علی النیموی نے کہا: ''وصححہ ابن خزیمة'' اور اسے ابن خزیمہ نے صحیح کہا ہے۔ (آثار السنن ص ۳۷ حدیث: ۴۸)

حالانکہ صحیح ابن خزیمہ میں امام ابن خزیمہ نے اس حدیث کے ساتھ ''سندہ صحیح'' نہیں لکھا، لہٰذا ثابت ہوا کہ امام ابن خزیمہ کا کسی حدیث کو اپنی کتاب: صحیح ابن خزیمہ میں بغیر جرح کے صرف نقل کر دینا ہی، ان کی طرف سے اس حدیث کو صحیح قرار دینا ہے۔

یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے کہ صحیح ابن خزیمہ کی ہر حدیث کے ساتھ اگر امام ابن خزیمہ نے ''سندہ صحیح'' لکھا ہو گا تو وہ حدیث امام ابن خزیمہ کے نزدیک صحیح ہو گی، ورنہ نہیں۔!!

بلکہ صرف ان کا بغیر جرح کے روایت کر دینا ہی تصحیح ابن خزیمہ ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج2ص303

محدث فتویٰ